سالانہ قیمت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

# نور افشان

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے ایڈیٹر
دیشومنزل۔وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔جے کلارک صاحب
ایم۔اے ڈکنسن روڈ لاہور منیجر

جملہ خط وکتابت اور ترسیل زر
بنام منیجر صاحب ہونا چاہیے اور
تمام مضامین و اشتہارات
وغیرہ برای اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرماکر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ✤

جلد ۵۰ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء | نمبر ۶



## دستور العمل نور افشان

سالانہ قیمت۔ ہندوستان کے حدود کے اندر
غیر ممالک سے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے

## شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|
| کالم کا ⅛ حصہ | سعہ | [illegible] | [illegible] |
| چوتھائی کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | ما | [illegible] | ما |

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۶ر
لیکن کسی اشتہار کے لئے عہ روپیہ سے کم نہ لیا جائیگا

## کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

۱۸۹۵ء سے قائم ہوا ہے۔

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۶ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

حصہ بالائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک۔ لوئر پرائمری فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک چھ روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری شرح سے متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جز کشا ۱ع سے ۱؎ تک گرد کو تول ع سے ۸ع تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

---

## مژدہ

مینیجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بنا کر اس کا پتہ مینیجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور ان کے نام پر نورافشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک سال مفت نورافشاں دیا جائیگا

**مینیجر نورافشاں**

## ریزولیوشن

### جو ہندوستانی مسیحیوں کی آل انڈیا کانفرنس کے آٹھویں سالانہ اجلاس میں منظور ہوئے

۱۔ یہ کانفرنس ہز رائل ہائینس شاہزادہ ویلز کا ان کی ہندوستان میں تشریف آوری پر نہایت دلی تپاک سے اور مودبانہ خیر مقدم کرتی ہے۔ اس کانفرنس کی دعا ہے کہ آپ کے قیام سے اس ملک کے ۳۲ کروڑ باشندوں میں امن اور خیر خواہی ترقی پائے۔

۲۔ یہ کانفرنس آنریبل مسٹر ایم۔ ڈی دیوداس کو ان کے مدراس ہائی کورٹ کے عہدہ ججی پر ممتاز ہونے پر دلی مبارکبادی کا اظہار کرتی ہے۔

۳۔ چونکہ ملک کی موجودہ سیاسی حالت نازک ہو رہی ہے اور ممکن ہے کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ نازک ہو جائے۔ یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ

(۱) ملک میں صلح اور امن قائم کرنے کے لئے ضرور ہے کہ گورنمنٹ آشتی کی پالیسی اختیار کرے اور ۱۹۰۸ء کے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری اور ۱۹۱۱ء کے ایکٹ انسداد مجالس مغویانہ اور دیگر ایسے قوانین پر عملدرآمد کرنے سے دستبردار ہو جائے جو تشدد آمیز ہیں اور جو لوگ ان قوانین کے ماتحت گرفتار یا قید کئے گئے ہیں ان کو رہا کر دے۔ دوسری جانب عدم تعاون کے لیڈروں کے لئے ضرور ہے کہ عدم تعاون کی معرکہ آرائی کو فوراً ملتوی کر دیں تاکہ باہمی سمجھوتہ کے لئے رستہ صاف ہو جائے۔

(ب) صحیح فیصلہ کرنے کے لئے عدم تعاون اور اعتدال پسند لیڈروں اور سرکاری افسروں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے جو ان اصولوں پر غور کرے جن سے مصالحت کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

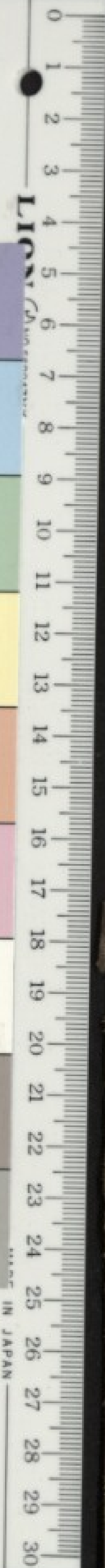
(ج) اس صورت کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ پریذیڈنٹ کانفرنس۔ رائے بہادر اے۔ سی مکرجی۔ مسٹر اے نندی۔ مسٹر کے۔ ایل رلیارام ایم۔ ایل سی۔ مسٹر کے۔ ٹی پال اور پروفیسر زبلیس اس کمیٹی کو اختیار ہو گا کہ اگر چاہے تو اور اشخاص کو بھی بطور ممبر ازدیاد کرے۔ وہ اپنے فیصلجات کی نقول جو گول میز کانفرنس میں کئے جائینگے گورنمنٹ ہند اور صوبجات کی گورنمنٹ اور انڈین نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر انجمن کی خدمت میں بھیجی جائے۔

۴۔ اس کانفرنس کی رائے میں وقت آگیا ہے کہ ا۔ پروٹسٹنٹ مشن پورے طور پر ہندوستانی چرچ میں مل جائیں اور آئندہ سب غیر ممالک کے مشنری اسی سے متعلق ہوں۔

۲۔ تاوقتیکہ یہ انتظام قائم ہو مشنوں کو چاہیے کہ قابل اور اعلیٰ اوصاف کے ہندوستانیوں کو بڑھتی ہوئی تعداد میں اپنے تقرر یافتہ اور غیر تقرر یافتہ مشنری مقرر کریں۔

۳۔ بعض مشنوں کی ان شکایات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اعلیٰ صفات کے تعلیم یافتہ نوجوان ہندوستانی مسیحی اختیار اور ذمہ داری کے عہدوں کے لئے دستیاب نہیں ہوتے۔ یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ سب مشن قابل نوجوانوں کو دوسرے مشنوں میں سے حاصل کرنے کی پالیسی اختیار کریں اور ذمہ داری کی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے فرقہ بندی کی دیوار کو حائل ہونے نہ دیں۔

۵۔ یہ کانفرنس بڑے زور سے رائے زن ہے کہ (دیکھئے صفحہ ۱۱ کالم پہلا)




# نورافشان

مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء


## قران السعدین

اس وقت یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس اس سے بپتسمہ لینے آیا۔ مگر یوحنا یہ کہہ کر اسے منع کرنے لگا کہ میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا کہ اب تو ہونے ہی دے۔ کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنی مناسب ہے۔ اس پر اس نے ہونے دیا۔ متی ۳: ۱۳-۱۵۔

یہ کوئی خوشی کی بات نہ تھی کہ یہودی قوم کے دو فرزند ارجمند بغیر بیاہ شادی رہیں۔ خصوصاً حضرت یوحنا ابن زکریاہ جو والدین کے بڑھاپے کا فرزند اور اکلوتا بیٹا تھا بغیر بیاہ شادی کے گھر میں پرورش پا کر تارک الدنیا بنجائے۔ گھربار کو اور دوست و آشنا کو تیاگ کر یہودیا کے بیابانوں اور جنگلوں میں سکونت اختیار کر لیوے۔ اپنے معاصرین سے اور اپنے زمانے سے ایسا الگ ہو جائے کہ کسی سے میل جول ہی نہ رکھے۔ جنگلوں میں زندگی بسر کرے۔ صرف اونٹ کے بالوں کی کفنی پہنے جو کمربند کے ساتھ بدن پر کسی رہے۔ معمولی کھانا پینا چھوڑ دیوے۔ جنگلی شہد اور جنگلی ٹڈیوں پر اوقات بسری کرتا رہے۔ حضرت یوحنا کی زندگی کے یہ حالات قوم کی ملکی اور مذہبی بربادی کی صریح نشانی ہیں۔ وہ جو کاہنی خدمات کو چھوڑ کر جنگلوں میں رہنے لگا تھا تو بڑی ضرورت کی مرافقت کے لئے رہنے لگا تھا۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوحنا کے وقت یہودی قوم کی ملکی اور مذہبی حالت کے ساتھ قوم کی تباہی اور بربادی قریب تھی۔ اس کے ساتھ ہی مسیح موعود کی آمد کا یوحنا کو پختہ یقین تھا۔ ان دو باتوں نے حضرت یوحنا کو مجرد رہنے پر مجبور کیا کہ وہ بلا روک ٹوک قوم کی خدمت کرے۔

حضرت یوحنا کے علم و آگاہی میں یہودی قوم کی تباہی و بربادی موجود تھی۔ اس نے قوم کے اندر ایسے اسباب دیکھے جو قوم کی بربادی کے متقاضی تھے۔ مگر ان اسبابوں کے علم کے ساتھ ساتھ اس کے علم میں نہ صرف یہودی قوم کی نجات و خلاصی کے بھی اسباب تھے۔ بلکہ اس کے علم میں تمام دنیا کے گنہگاروں کی نجات کے وسائل بھی موجود تھے۔ یہ دو متضاد باتیں یوحنا کے علم میں موجود تھیں۔ پس انہیں دو باتوں کے متعلق یوحنا نے اہل ملک و قوم کو خبریں دینی تھیں۔ لہذا وہ گھربار و دوست آشنا چھوڑ کر جنگلوں میں رہنے لگا اور لوگوں کو توبہ کرنے اور مسیح موعود کے لئے تیار ہونے کے لئے ابھارنے لگا اس کی چھ ماہ کی خدمت کا اثر بجلی کی طرح تمام ملک و قوم میں پھیل گیا اور شاہ سے گدا تک یوحنا کی زندگی اور خدمت کے اثر کا سکہ ماننے لگے۔ حتی کہ خداوند یسوع مسیح بھی اس عاشق خدا کے پاس آیا تاکہ اس سے بپتسمہ لیوے ہماری سندی آیات اسی بات پر شاہد ہیں

حضرت یوحنا ابن زکریاہ کے پاس یسوع ناصری کا آنا کوئی ایسا آنا نہ تھا جیسے عام لوگ آتے تھے۔ اس کا آنا اس کام کی تکمیل کے لئے تھا جو حضرت یوحنا کر رہے تھے۔ آپ کا آنا یوحنا کی رسالت کی تائید و تصدیق کے لئے تھا۔ یوحنا کے پیغام اور کلام کی تائید و تصدیق کے لئے تھا۔ جو وہ مسیح موعود کی بابت لوگوں کو سنا رہا تھا۔ خود حضرت یوحنا کی آگاہی کے واسطے تھا۔ یوحنا ۱: ۳۳-۳۴ تمام راستبازی کو پورا کرنے کی غرض سے تھا۔ ان سب باتوں سے بڑھ کر یسوع مسیح کا یوحنا سے بپتسمہ لینا اپنے عہدہ مسیحائی پر مسح اور تقرر پانے کی غرض سے تھا۔ پس یسوع مسیح کے بپتسمہ پانے کا گناہوں کی معافی وغیرہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔

حضرت یوحنا کا یہ ارشاد کہ "میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یوحنا یسوع ناصری اور اس کی زندگی کی عظمت و فضیلت سے اس کی زندگی کے اعلیٰ مقاصد و اغراض سے پیشتر سے واقف تھا۔ کیونکہ دوسری جگہ یوحنا غسال کے یہ الفاظ آئے ہیں کہ یوحنا نے جواب میں ان سے کہا کہ میں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے جسے تم نہیں جانتے یعنی میرے بعد کا آنے والا جس کی جوتی کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں۔ یوحنا ۱: ۲۶-۲۷ متی رسول بھی یوحنا غسال کے یہ الفاظ نقل کرتا ہے۔

کہ اب درختوں کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہوا ہے۔ پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے میں تو تمہیں توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زورآور ہے۔ اور میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا۔ اس کا چھاج اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوں کو توکھتے میں جمع کریگا مگر بھوسی کو اس آگ میں جلائیگا جو بجھنے کی نہیں۔ یوحنا ۳: ۱۰-۱۲۔

ان آیات سے یہ حقیقت ظاہر و روشن ہے کہ حضرت یوحنا یسوع ناصری کو اور اس کی پاک و مقدس زندگی کو خوب جانتا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میرے بعد جو مسیح موعود آنے والا ہے وہ کیسا قوی اور قادر شخص ہوگا وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میرا تمام کام ابتدائی

اور تمام ہے مگر آنے والے مسیح موعود کا کام پائیدار اور کامل ہوگا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میرا کام ختم ہونے والا ہے اور میری زندگی کی دوڑ تمام ہونے پر ہے۔ مگر مسیح موعود کا زمانہ شروع ہونے والا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میرے بعد آنے والا میرے مخاطبوں کی جماعت میں موجود ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میرے بعد آنے والا یسوع ناصری ہے اسی وجہ سے جب یسوع ناصری نے بپتسمہ پانے کے لئے یوحنا غسال سے کہا تو وہ فوراً بول اٹھا کہ میں تو خود آپ سے بپتسمہ لینے کی امید کرتا تھا۔ پر آپ مجھ سے کیوں بپتسمہ لیا چاہتے ہیں؟ مگر حضرت یوحنا کا یسوع مسیح کی بابت یہ علم شخصی یا ذاتی تھا۔ عہدے کے اعتبار سے پختہ علم یسوع ناصری کے مسیح موعود ہونے کا اس وقت ہوا جب یسوع ناصری بروقت بپتسمہ پانی میں غوطہ کھا کر پانی سے باہر نکلا۔ اُس نے آسمان کے کھلنے اور خدا کی روح کے اُس پر نازل ہونے اور آسمانی پیغام پانے کی رویا دیکھی۔ اس وقت حضرت یوحنا کو اسبات کا پختہ یقین ہوگیا۔ کہ میرا کام ختم ہوچکا۔ یسوع ناصری مسیح موعود ہوکر آچکا۔ پس اس کے چند دنوں کے بعد حضرت یوحنا گرفتار ہوگیا اور خدمت کا تمام میدان یسوع مسیح کے لئے چھوڑ گیا۔

یہودی قوم کی تاریخ میں حضرت یوحنا غسال اور یسوع ناصری مسیح کا میدان خدمت میں ملنا حقیقی اور سچے معانی کا قران السعدین ہے جو اعلیٰ نیکی اور فلاح اس قران السعدین سے دنیا کے ورثے میں آئی ہے اس کا ذکر خیر دائرہ تحریر میں آ ہی نہیں سکتا۔ یہ یہودی جوان نیکی اور بھلائی، خود انکاری اور خدا پرستی کی جس سرحد ہی پر اپنی رسائی کے نشان لگا گئے ہیں۔ وہاں تک آج تک کوئی بشر نہیں پہنچا ہے۔ ان دونوں جوانوں کی قربانیاں دنیا پر حق کی وہ فتوحات اور برکات اور خوشحالیاں لائی ہیں جو ان کے بعد کی دنیا کی میراث بن گئی ہیں۔

ایک اور بات یہاں پر ذکر کرنی ہے وہ خداوند یسوع مسیح کے وہ الفاظ ہیں جو اُس نے یوحنا سے کہے تھے۔ وہ الفاظ یوں آئے ہیں۔ "کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنی مناسب ہے"۔ خداوند یسوع مسیح بپتسمہ لینے آیا۔ حضرت یوحنا یہ کہکر منع کرتا رہا کہ میں تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں۔ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ اب تو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنی مناسب ہے۔ خداوند یسوع مسیح کو یوحنا نے جو بپتسمہ دیا تو وہ راستبازی کو پورا کرنے کے لئے دیا۔ اور خداوند یسوع مسیح نے جو یوحنا سے بپتسمہ لیا تو وہ بھی ساری راستبازی کو پورا کرنے کی غرض سے لیا۔ راستبازی کا پورا کرنا یسوع مسیح کی زندگی اور خدمت کا ماٹو تھا۔

دنیا میں ہمیشہ سے اور سب کچھ ہوتا آیا ہے اور ہوتا چلا جائیگا۔ اگر کچھ نہیں ہوا تو وہ راستبازی کی تکمیل نہیں ہوئی۔ راستبازی ہی اہل دنیا نے نہیں کی خداوند یسوع مسیح کے وقت و زمانہ میں اسبات کی کمی تھی۔ بعد کے زمانوں کی غیر مسیحی دنیا میں یہ کمی چلی آئی ہمارے زمانے کی غیر مسیحی دنیا میں راستبازی کی کمی موجود ہے دنیا کے رنگ راستباز کے بجائے ناراستی کے دوست ہیں۔ پر خداوند یسوع مسیح آیا ہے کہ وہ خدا کی دنیا میں ساری راستبازی کو پورا کرے۔ اس کے اس مقصود کی فضیلت اور عظمت کا خیال کرو اس کے کام کی بزرگی و شرافت کا اندازہ لگاؤ۔ اس کے پاک ارادوں اور خواہشوں کی خوبی پر نظر ڈالو۔ اُس کے کام کی اہمیت و ضرورت پر سوچو۔ اُس نے راستبازی کو پورا کرنا ہے۔ جو ہو سو ہو مگر تمام راستبازی کو پورا کرنا ہے۔ اعلیٰ قصد و ارادے کی شخصیت واقعی دنیا کی آگاہی میں آجتک نہیں آئی تھی صرف دو یہودی جوان اور مجرد جوان دنیا کی آگاہی میں آئے ہیں جو ناراستی کے میدان میں راستبازی کو پورا کرنے کو نکلے اور وہ تمام راستبازی پوری کر گئے ہیں۔ اگر کسی ناراست نے راستبازی کرنا سیکھنا ہو تو وہ یسوع مسیح سے سیکھے۔ وہ راستبازی سکھانے والا اعلیٰ اور الٰہی اُستاد ہے۔ صرف وہی راستبازی سکھاتا ہے۔ انجیل میں یہ ایک نہایت عظیم و اعلیٰ صداقت پائی جاتی ہے کہ اس کی راستبازی تمام ناراستیوں اور دنیاداری کے فریبوں سے پاک ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ شان الٰہی کے لائق ہے۔ پس انجیلی راستبازی دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں مل ہی نہیں سکتی وہ صرف یسوع مسیح کی زندگی کی صفت اور انجیل کے متن کا زیور ہے۔

## حنوک کی کتاب

ان کتابوں میں سے جو پرانے عہد کی کتابوں کے سوا حضرت یوحنا بن زکریا کی پیدائش کے وقت یہودی قوم میں مروج تھیں حنوک کی کتاب ایک ہے۔ حضرت حنوک وہی ہے جس کا ذکر پیدائش ۵: ۲۴ میں آیا ہے۔ کتاب کا نام ہی اسبات کو ظاہر کر رہا ہے کہ کتاب مذکور حضرت حنوک کی تحریر نہیں ہے پر ایسی تحریر ہے جو حضرت حنوک کے نام سے منسوب کرکے کسی مصنف نے لکھی تھی جو خداوند یسوع مسیح کی پیدائش سے قریباً دو صدی پیشتر کا فلسطینی یہودی تھا جس نے یہ کتاب ابتدا میں عبرانی یا آرامی زبان میں لکھی تھی۔ بعد کو اس کا یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ یونانی ترجمہ سے ایتھوپیائی اور لاطینی زبانوں میں ترجمے ہوئے۔ اصل متن تو گم ہوگیا مگر ترجمے دستیاب ہوگئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ کتاب دُور دُور تک

پہیلی تھی۔ تھوڑے دن گذرے ہیں کہ حنوک کے نام کی ایک اور کتاب دستیاب ہوئی۔ جو حنوک کے مکاشفہ کا ایک حصہ ہے۔ اسے حنوک کی تشبیہات کہتے ہیں۔ وہ سیلونک زبان میں ملی ہے۔ جو ایتھی اوپیائی زبان سے مختلف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ کتاب اصل عبرانی میں لکھی گئی۔ غرضیکہ حنوک کے نام کی تحریرات کا مختلف زبانوں میں پایا جانا اس بات پر صریح دلالت ہے کہ حنوکی کتابوں کا کسی قدیم زمانہ میں اچھا خاصہ رواج تھا۔ حنوک کی مکمل کتاب ترجمہ کی صورت میں ایتھی اوپیائی زبان میں ہی ملی ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اس کتاب کے ۱ باب سے ۳۶ باب تک اور ۷۲ باب سے ۱۰۴ باب تک کتاب اصل صورت میں ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیل کی نہیں گئی۔ باب ۱-۶-۳۶ تک یہودی قوم کی آئیندہ فتوحات کا بیان ہے۔ جس میں یہودی قوم کی دشمن اقوام کی عدالت و سزا کا بیان ہے کہ وہ دوزخ میں ڈالی جائینگی وغیرہ (گھبیا میں) پھر ۸۳ باب سے ۹۰ تک رؤیتوں کا ذکر ہے جو یہوداہ مکابی کے بعد کے وقت کی ہیں۔ ان میں تمام مطالب تشبیہات کی صورت میں آئے ہیں اور مسیح موعود کی آمد اور اس کی فتوحات اور بے دینی کی شکست کا بیان کیا گیا ہے جو نہایت دلچسپ ہے۔ اس حصہ میں مسیح موعود کو بار بار ابن اللہ کہا گیا ہے۔ حصہ ۳۷ باب سے ۷۱ باب تک خاص تشبیہات ہیں۔ اس حصہ کی تحریر کا زمانہ مسیح سے ایک سو برس پیشتر سمجھا جاتا ہے۔ یہ حصہ خصوصاً مسیح موعود کی آمد سے تعلق ہے۔ اس حصہ میں مسیح موعود کے حق میں خطاب ابن آدم کئی دفعہ آیا ہے اس کتاب میں جو تحریف و تبدیل کا جزو ہے وہ صرف حضرت نوح کا مکاشفہ ہے۔ جو اس کتاب کے متن میں داخل کر دیا گیا باقی متن کی صحت پر کسی کو شک و شبہ نہیں ہوا ہے۔

حنوک کے نام کی جو تحریرات دستیاب ہوئی ہیں یہ ان تحریرات میں سے ہیں جو نئے عہدنامہ کے نوشتوں کی اصلیت و صحت دریافت کرنے کا گر سمجھے جاتے ہیں اور اعلیٰ تنقید کے لئے مفید خیال کئے جاتے ہیں اس میں شبہ نہیں کہ حضرت حنوک کی کتاب خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت کے یہودی خیالات و عقائد کا آئینہ ہے۔ جن کی مکمل تصویر نئے عہد کے نوشتوں میں نظر آسکتی ہے۔

## گرفتاریاں اور جیل خانے

آجکل گرفتاری نہ صرف کوئی مشکل کام نہیں بلکہ نہایت آسان کام ہے۔ ملزموں کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس کو مشقت اٹھانے کی ضرورت نہیں بلکہ قصوروار خود بخود پولیس کی چوکیوں کی طرف خود بخود بھاگتے آتے ہیں۔ گرفتار ہونے والے پولیس کی راہ تکتے رہتے ہیں۔ لوگوں کو یہ مشکل معلوم ہوتی ہے کہ کیوں نہیں گرفتار کرنے والے دیری کرتے رہتے ہیں۔ آجکل جو عزت گرفتار ہونے اور جیل خانوں میں جانے میں ہے وہ یونیورسٹی کی ڈگریوں سے اور گورنمنٹ کے تمغوں سے کہیں زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ وہ لوگ جو ابھی کل ہم سے خداوند یسوع مسیح کی خود انکاری اور قربانی اور ترک انتقام اور ظالم کا مقابلہ ترک کرنے پر مسیحیت کے نامقبول ہونے کے فتوے سنایا کرتے تھے جو مسیحیت کے عقائد مذکور کی تردید و تکذیب کیا کرتے تھے وہی لوگ عرصہ ایک سال سے اپنے طریق عمل سے مسیحیت کی صداقت و حقانیت پر مہریں لگا رہے ہیں۔

آج کے دن جیل خانوں میں جا کر دیکھو۔ وہاں پر ہندوستان کے کثیر عالی دماغ اور روشن ضمیر اصحاب مقید ملینگے ان میں صرف مسیحی ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے ہندو اور مسلم عزیز بھی موجود ہیں۔ اور کثیر تعداد سے موجود ہیں۔ وہ لاریب قوم ہند کے سرتاج ہیں۔ بلاشک انہوں نے کسی پادری کے ہاتھ سے بپتسمہ نہیں پایا۔ بلاشک انہوں نے علانیہ خداوند یسوع مسیح کے نجات دہندہ ہونے کا اقرار نہیں کیا پر وہ خداوند یسوع مسیح کے اصولوں کی پابندی میں مقید ہیں وہ یقین کرتے ہیں کہ ان کی تکالیف اور مصیبت ملک ہند کے مصیبت زدوں کی مصیبتوں کا علاج ہیں۔ وہ یقین کرتے ہیں کہ ان کی خود انکاری کی قربانیاں ہندوستانیوں کی خلاصی و رہائی کا موجب ہیں۔ وہ یقین کرتے ہیں کہ ظالم کا مقابلہ نہیں کرنا۔ وہ ترک انتقام کے اصول پر پختہ ہیں۔ نہ صرف انہیں کا یہ حال ہے جو عدم تعاون کی تحریک پر عامل ہونے کی وجہ سے جیل خانوں میں مقید ہیں۔ بلکہ یہ عقائد و عمل ان کے بھی ہیں جو نیشنل کانگریس اور مسٹر گاندھی کے پروگرام کو مانتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ عقائد و عمل خلافت کمیٹی کے پروگرام کے پیروکاروں کے بھی ہیں۔ آج جو ہندوستان گورنمنٹ ہند کو دق کر رہا ہے وہ مسیحیت کے اصولوں کا پیروکار ہو کر دق کر رہا ہے۔ بابصیرت اصحاب کے لئے یہ ایک حیرت انگیز نظارا ہے۔ کہ شہروں اور قصبوں میں مرد و زن اس قدر ان مسیحی اصولوں کے کاربند ہو گئے ہیں کہ ضلع کے حکام حیران ہیں۔ خداوند یسوع مسیح سے پیشتر جیسے صلیب لعنت کی موت تھی۔ پر یسوع مسیح نے اس پر مصلوب ہو کر اسے وہ عزت دیدی کہ آج دنیا کی ۵۶ کروڑ آبادی اس پر فدا ہے۔ ایسے ہی یسوع مسیح کی انجیل کے اس اصول نے جو عدم تعاون والوں کے عمل میں ہے۔ جیل خانوں کو جو جہنم کا ابدال سمجھے جاتے تھے بے عزتی و رسوائی و ذلت کی جگہ یقین کئے جاتے تھے۔ عزت و مرتبہ تحسین آفرین بزرگی و فضیلت اور تاج و تخت

کا نام بدل بنا دیا ہے۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ یسوع مسیح کا نام نہیں۔ مسٹر گاندھی وغیرہ صاحبان کی جے جے کار ہو رہی ہے سو واقعی عجب معاملہ ہے۔ جو ہر ایک کے سمجھنے کا ہے۔

---

## ریویو

### میں کیوں مسیحی ہو گیا

ہمارے معزز دنامور ومشہور ومعروف علامہ پادری مولوی سلطان محمد پال کابلی کے نام نامی واسم گرامی سے کون آگاہ نہیں۔ آپ مرحوم مسٹر اکبر مسیح کے یاروں میں سے ہونے کے سوا کچھ ایسی لیاقت وقابلیت کے ہیں جس قابلیت کے مسٹر اکبر مسیح دنیا نے دیکھے تھے آپ حسب ونسب کی راہ سے اعلیٰ درجہ کے افغان ہیں۔ آپ نے ایک رسالہ میں اپنے مسیحی ہو کے مختصر حالات قلمبند فرمائے ہیں جس کی سرخی کے بجائے یہ سوال رکھا گیا ہے کہ "میں کیوں مسیحی ہو گیا؟"

بلا شک یہ رسالہ ہر ایک مسیحی اور مسلم کے دیکھنے کے لائق ہے۔ اس کی ضخامت ۴۰ صفحہ کی ہے یہ رسالہ ڈاکٹر جے لوکس الہ آباد سے صرف ایک کارڈ پر درخواست کرنے پر مفت مل سکتا ہے۔ ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ضرور اسے منگوا کر پڑھیں۔

### احبار کی کتاب کی تفسیر

ڈاکٹر جے جے لوکس صاحب کا نام اس تفسیر کی عالی خوبی کی کافی سند ہے۔ آپ نے یہ کتاب سہارنپور علم الٰہی کے طلباء کی تعلیم کے لئے اس وقت تصنیف کی تھی جس وقت آپ مدرسہ کے پرنسپل تھے۔

اس میں پہلے دیباچہ اور پھر احبار کی کتاب کا متن اور بعد متن کے بطور سوال وجواب کتاب کی تفسیر کی گئی ہے۔ متن کے ہر ایک معا کو نہایت سادہ اور عام فہم زبان میں حل کیا گیا ہے۔ کوزے میں دریا بند کیا گیا ہے جسے ہر ایک اردو خواں آسانی سے پڑھ کر اسے بخوبی سمجھ سکتا مسیحی خدمت گذاروں کے لئے فوائد کا سلسلہ ساتھ رکھا گیا ہے۔

یہ کتاب پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے ضخامت ۲۸۲ صفحہ کی ہے قیمت فی کاپی ۱۲ ہے جو پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے مل سکتی ہے۔

---

## غزل

سختئ راہِ منِ خستہ دزار آخر شد
مترلم از مددِ شاہسوار آخر شد

جنگ ز سے بے خبر از فتنہ بے مہرئی دہر
حالِ آں کس کہ سرِ راہگذار آخر شد

شعلۂ نفس بہ ظلمتکدۂ جرم وخطا
صورتِ شمعِ خموشِ شبِ تار آخر شد

ہمت آں بود کہ منصورِ عشقِ محبوب
شکوۂ جور نہ کرود سر دار آخر شد

رونقِ محفلِ عشرت نتواں دید فلک
گل چو خندید بگلزار بہار آخر شد

پرتوِ حسنِ ازل تا بہ ابدے تابد
شعلۂ حسنِ مجازی چو شرار آخر شد

دامنِ شافعِ محشر چو گرفتیم نصیر
خوفِ ابلیس وغمِ روزِ شمار آخر شد

---

## ولہ

ہم زخود رفتۂ اندیشۂ فردا ہو کر
بجگئے گوشہ نشیں تارکِ دنیا ہو کر

جانبِ اصل کیا کرتی ہے ہر چیز رجوع
مل گئے خاک میں ہم خاک سے پیدا ہو کر

بعد مرنے کے بھی بر بختی گردش نہ گئی
خاک چکر میں رہی اپنی بگولا ہو کر

ہر گھڑی ایک نیا داغ الم دیتا ہے
خطۂ روئے زمیں گنبدِ خضرا ہو کر

ہم نہیں قائلِ زحمت کشئ چارۂ درد
زیرِ احسانِ دوا کون ہوا اچھا ہو کر

اشک سے تشنگئ الفتِ جاں نہ بجھی
تشنہ کام آ گئے ہم تا لبِ دریا ہو کر

صحنِ گلشن میں ہے کیا جز خس وخاشاک نصیر
ہوسِ سیر نہ کر خوگرِ صحرا ہو کر

نصیر از کرنال

---

## قصیدہ

### بطرح عرفی شیرازی

عشق گو تا خرد بر اندازد
عود شوقے بمجمر اندازد

(از نتائج طبع منشی حشمت اللہ حشمت شملوی تلمیذ جناب افسر الشعرا مولانا مولوی نصیر الدین صاحب نصیر کرنالوی)

---

درد گو غم بدل در اندازد
روح رو ہم بہ بستر اندازد





جاں ستاند ز گرگ آوارہ
خصم نخوت زپا بر اندازد

سرکشاں را بخاکِ عجز آرد
بحرِ خصر بساغر اندازد

دلِ مجروح گر بدرد آید
رگ زن از دست نشتر اندازد

چشمِ خونبار گر شود دُربار
آبداری ز جوہر اندازد

گر شود مضطرب دلِ پُر درد
اضطرابے باختر اندازد

دردمندی گر بوجد آید
دورِ گردوں بجور اندازد

تو ز حیرت بہ بیں چہ مُرغاں را
پر زنی پر ز شہپر اندازد

اشکِ پُرسوز را بہ بیں تابش
سینہ سوزی باخگر اندازد

اشکِ شادی اگر بیاید دل
رنگِ ماتم ز عنبر اندازد۔

آبِ شمشیر غمزۂ عیسےٰ
خُوں بہا گر دہد سر اندازد

گر گشاید نقاب از عارض
مہرِ خود را بخاور اندازد

گر فتد چشمِ او بہ نابینا
چشمۂ آبِ گوہر اندازد

گُل گر حُسنِ سبز او بیند
رنگِ خود را بسخر اندازد

ہمیں از حُسنِ مُطلقش واعظ
حیرت اورا ز منبر اندازد

صبح گر خندہ لبش نگرد
چاکِ خود را بخشر اندازد

تابِ جعدش چو موج زن گردد
موجِ دریا بہ لنگر اندازد

فیضِ دیدارِ رُوئے پُر وَرش
تشنہ لب را بہ کوثر اندازد

دل بداری ازیں کہ اندیشی
مُہرۂ دل بششدر اندازد

باکِ امواجِ غم مکن کہ تُرا
رحمتِ حق بعبر اندازد۔

چشمِ صورت ز دل کن اے حشمت
تا دوئی راز منظر اندازد۔

آب گشتم ز شرمِ معصیت
بہ کہ مُرغِ سخن پر اندازد۔

تا کُجا ایں و آں بگو عیسےٰ
دفترِ معصیت بر اندازد۔

---

## کرسچن اینڈیور کی ضرورت

خدا کے بیٹے کی جلالی والی انجیل اور کلیسیا کی روحانی زندگی کی ترقی کے مبارک مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ ہماری کلیسیا میں نئے زمانہ کی تحریک یو۔پی سنڈ پنجاب منعقدہ مارٹن پور سنہ ۱۹۲۰ء کو خدا کی طرف سے شروع ہوئی۔ لیکن چونکہ اس مبارک تحریک کی کامیابی آدمیوں کی روحانی زندگی اور والنٹیروں کی کثرت پر منحصر ہے۔ اس لئے ایسے والنٹیر تیار کرنا کلیسیا کا سب سے پہلا کام ہوگا۔ جو خدمات دین میں خدا کی طرف سے تربیت پذیر ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسے والنٹیر کس طرح تیار کئے جائیں رومیوں ۱۲: ۱۱ میں خدا رسول کی معرفت کہتا ہے کہ کوشش میں سستی نہ کرو اور جوش میں بھرے رہو اور خداوند کی خدمت کرتے رہو۔

یہ لوگ کرسچن اینڈیور والے ہیں ایسے جملہ افراد مسیحی کوشش کی انجمن کہلاتے ہیں یعنی کام کرنے والے مسیحیوں کی جماعت۔ اگر یہ جماعت اپنے مقرّر قوانین کے مطابق کام کرتی ہے تو اس کام کا اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے قائم رہیگا۔ اس انجمن کا ہر ایک ممبر اپنے اقرار نامہ پر دستخط کرتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح اور اس کی قوت پر بھروسہ کرکے

(۱) میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو کچھ وہ مجھ سے کروانا چاہتا ہے میں وہی کرنے کی کوشش کرونگا

(۲) میری روزانہ زندگی کا اصول یہ ہوگا کہ میں خدا کے کلام پڑھنے اور دعا مانگنے کے ذریعہ سے اس کی نزدیکی حاصل کرنے کی کوشش کرونگا۔

(۳) جس کلیسیا سے میرا تعلق ہے میں اُس کے اور عبادت کے انتظام میں چندہ سے مدد دیا کرونگا اور اس سوسائٹی کے جلسوں اور دیگر کارروائی میں حصہ لونگا۔

(۴) میں اوروں کو مسیح کے پاس لانے کی کوشش کرونگا۔ اور اس کی بادشاہت کو قائم کرنے کے لئے مالی امداد دونگا۔

(۵) میں اپنے ملک کی بہبودی بڑھانے اور مسیحی برادری کے پھیلانے میں سرگرم رہونگا۔

پس ایسے کاروبار کی انجام دہی کے لئے کرسچن اینڈیور سوسائٹی کی ضرورت ہے۔ جس گاؤں کی کلیسیا میں یہ انجمن قائم ہوگی وہ گاؤں اور کلیسیا نئے زمانہ کی تحریک کے نشانات تک سب سے پہلے پہنچیگی۔ اور اس کلیسیا کو سب سے زیادہ والنٹیر مل سکینگے۔ جن کے درمیان سی۔ای کام جاری ہوگا۔ خدا کے تاکستان میں مزدوروں کی بہت ہی ضرورت ہے۔

اور خداوند نے اس ضرورت کو محسوس کر کے فرمایا کہ فصل کے مالک کی منت کرو کہ اپنے کھیت میں مزدور بھیجے عزیزو اس نئے زمانہ کی تحریک کے لئے پادری مناد۔ مشنری صاحبان ہی کی خدمات درکار و کافی نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے کارندوں کی ضرورت ہے۔ جو بلا معاوضہ اور بغیر تنخواہ ذوق سے اور شوق سے کام کریں۔

پس ایسے والنٹیر تیار کرنا کرسچن اینڈیور کا کام ہے آپ اپنے گاؤں میں اس انجمن کو قائم کریں اور اس کے قواعد اور ضوابط کے موافق کام شروع کریں اور دعا اور ان تھک محنت سے اس میں مصروف رہیں تو پھر آپ پر اس کی ضرورت کا بھید کھل جائیگا اور آپ صرف سوتے کی طرح چٹان پر بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کو اٹھائے رکھینگے۔ آپ کو کبھی ایک حور اور ہارون ہاتھ سنبھالنے کے خود بخود مل سکینگے اور آپ بہت سے عمالیق پر فتح پا کر اپنا رستہ صاف کر لینگے۔ اور آپ کی حوصلہ افزائی کے لئے ایسے داؤد ناگہاں آ نکلینگے جو جاتی جولیات کو معہ فلستیوں کے مار بھگائینگے۔

اور آپ کی کلیسیا میں جدعون کے تین سو بہادر نظر آئینگے۔ جو لاکھوں مدیانیوں کا ایک ہی ساعت میں صفایا کر دینگے۔ اور آپ کے یروشلیم کی گری ہوئی دیواروں اور جلے ہوئے پھاٹکوں کو تعمیر کرنے کے لئے نحمیاہ کی سی غیرت لے کر بہت سے والنٹیر فارس سے یہودیہ میں آئینگے۔

آپ یہ سارا کام کرسچن اینڈیور کے ذریعہ سے لیویں اور اس کے قائم کرنے بلا ناغہ چلانے ذرا تامل نہ کریں اور کرسچن اینڈیور کے متعلق پلیج کارڈ اور قواعد و ضوابط مسٹر ایم۔ این۔ ہوز صاحب ایڈیٹر رسالہ کرسچن اینڈیور گوجرانوالہ سے طلب کریں خدا آپ کے ساتھ ہوگا۔

خادم۔ پادری بوٹا مل اسسٹنٹ سکرٹری
سی۔ ای۔ یو۔ پی سنڈ پنجاب۔
وائس پریذیڈنٹ سی۔ ای یونین پنجاب
مقیم جنڈیالہ شیرخاں۔ ضلع شیخوپورہ۔

---

# یادرفتگان

ہم نہایت افسوس سے یہ خبر درج اخبار کرتے ہیں کہ بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء مسز ایس۔ ای ٹھاکرداس بعمر ۳۹ برس۔ اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ سات بچوں کی ماں تھیں۔ ہماری دعا ہے کہ مرحومہ کے عزیزوں کو خدا صبر و تسلی عطا فرمائے۔ آمین۔

---

# ایشیا

**لنڈن** ۲۵ جنوری کی خبر ہے کہ گورنمنٹ ہند کو انگلینڈ نے ۳ جنگی جہاز عنایت فرمائے ہیں

**تیج پور** ۲۷ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں پر معاملہ فوجی اثر سے جمع ہو رہا ہے۔

**ہانگ کانگ** ۲۶ جنوری کی خبر ہے کہ دریاؤں میں جانے والے سٹیمرں کے سوا ایک سو جہاز بندرگاہ میں اب تک کھڑا ہے۔ کلی مزدور نہیں ملے۔ آخر کار فلپائن جزائر سے ایک جہاز ۳۱۶ فلپینوں لایا جو چینی ملاحوں کی جگہ پولیس کی نگرانی میں کام کرنے لگے ہیں

**انگورا** ۲۵ جنوری کی خبر ہے کہ روس کا اناطولیہ میں صرف اس قدر مقصد ہے۔ کہ انگورا گورنمنٹ سے دوستانہ تعلقات قائم رکھے

**رنگون** ۲۸ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں پر ٹیمر ہیں ٹکرا گئی جس سے ۱۰ مسافر زخمی ہوئے۔

**پیرس** ۲۶ جنوری کی خبر ہے کہ قاف کی سرحد پر ترک فوجی اجتماع کر رہے ہیں۔ روس بھی ادھر فوج جمع کر رہا ہے۔

**آسام** کے باشندے گورنمنٹ اور قانون وغیرہ سے نڈر ہوتے جا رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان کی ترقی کی رفتار کیا رنگ لائیگی۔

**دارجلنگ** ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں پر برف پڑی ہے۔

**سلوٹنگا** ۲۷ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں پر لوگوں نے پولیس پر ہی حملہ کر دیا۔ اپنی حفاظت اور لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے پولس کو بندوق چلانی پڑی۔ پانچ اموات واقع ہوئی ہیں۔

**ناگپور** ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ پرنس آف ویلز ناگپور میں تشریف فرما ہیں۔

**دہلی** ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ لیجسلیٹو ایسوسی ایشن ٹوٹ گئی ہے۔ نئی پارٹی بنائی جائیگی۔

**لنڈن** ۲۹ جنوری کی خبر ہے کہ لارڈ کرزن پیرس کو شرق قریبہ کے متعلق تشریف لیجا رہے ہیں وہ کانفرنس کو مشورہ دینگے کہ یونانی سمرنا کو خالی کریں۔

دوم سمرنا میں ایسا گورنر مقرر ہو جو برائے نام ٹرکی گورنمنٹ کے تابع ہو۔

سوم مسیحی قبیل گروہ کی حفاظت کا پختہ انتظام ہووے۔

چہارم۔ ٹرکی کی حد رودِ سٹرومیڈیا لائن ہو۔

**لنڈن** ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ تجویز ہو رہی ہے کہ ہندوستان کی سرحد میں ہوائی طاقت کی نگرانی میں رکھی جائیں۔

سیام میں فوج جانے کو ہے بسلح پولیس کو تقویت پہنچائی جارہی ہے۔ جس قدر سیام میں عدم تعاون کی تاثیر نے اور سول نافرمانی نے بدامنی پیدا کی ہے اب اس کا گورنمنٹ تدارک کرنے والی ہے۔ دیکھیں نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

پٹنہ ۳۱ جنوری کی خبر ہے کہ بہار کے جیل خانے پر خانہ بدوشوں نے حملہ کر دیا نمبرہ کے قریب تھا ۲۷ جنوری کی شام کو یہ حادثہ گذرا۔ دربان کو دھمکا کر خاموش کرا دیا۔ ایک ہتھوڑے سے جیل کے دروازے کے تالے کو توڑا۔ جیل کے اندر چلے گئے۔ اندر کے محافظ کو بھی ڈرا کر خاموش کرا رکھا۔ اپنے دو ساتھی قیدیوں کو جیل سے نکال کر رفوچکر ہوئے۔ یہ تمام کام صرف ۶ منٹ میں کر گئے۔ کسی کا پتہ نہیں ہے۔ غضب کی چالاکی ہے۔

باوجود مارواڑی چیمبر کے میمبروں نے کانگرس کے پروگرام پر دستخط کر دیئے تھے کہ ہم مینچسٹر کا کپڑا نہ خریدینگے تو بھی چند دنوں کا ذکر ہے کہ مارواڑیوں نے مینچسٹر کے کپڑے کے ۲۰۰۰ گٹھے منگائے ہیں بہت خوب۔

لکھیمپور۔ سبساگر۔ درنگ۔ کامروپ۔ گوالپارا۔ اضلاع آسام میں ایکٹ مجالس ممنوعہ ۱۹۱۱ء جاری کیا گیا ہے۔

---

# یورپ

لنڈن ۱۸ جنوری کی خبر ہے کہ بنیڈکٹ ۱۵ پوپ آف روم انتقال فرما گئے ہیں ہز ہولینس ۳ ستمبر ۱۹۱۴ء کے روز تخت پر بٹھائے گئے۔

لنڈن ۲۱ جنوری کی خبر ہے کہ انگلینڈ میں انفلوئنزا کی شکایت بڑھ رہی ہے۔ گذرے ہفتہ میں ۱۲۶۲ اموات ہوئیں۔

لنڈن ۱۹ جنوری کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ وہاں مسٹر لائڈ جارج زمانہ حال کا سب سے بڑا آدمی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ آپ کی فضیلت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۲۰ جنوری کی خبر ہے کہ بولشویک مشرق قریبہ میں قیام صلح کے خلاف سرتوڑ کوششوں میں سرگرم ہیں۔ وہ انگورا گورنمنٹ کے اعتدال پسندوں کو مشتعل کرنے کی سخت کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۵ جنوری کی خبر ہے کہ یہودی کلیسا نے ٹراسکی کو کلیسا سے خارج کر دیا ہے۔

برلن ۲۱ جنوری کی خبر ہے کہ برلن کے قریب چاکلیٹ کے کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ تمام کارخانہ جل کر خاکستر ہو گیا اور ۸۰۰ آدمی آگ سے زخمی ہوئے (یا جھلس گئے۔)

برلن ۲۱ جنوری کی خبر ہے کہ پچھلے سال جرمن میں عام کمپنیاں اس قدر بنی ہیں کہ ۱۹۱۳ء کے شمار کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

مانٹریل ۲۳ جنوری کی خبر ہے کہ جو کوئی کینسر کا علاج دریافت کرے اسے ۱۰۰۰۰۰ ڈالر انعام دیا جائیگا۔

لنڈن ۲۳ جنوری کی خبر ہے کہ ارل آف کیمبرل پیر لیڈر بنگیا ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری کی خبر ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ نے جینوا کانفرنس میں اپنے ڈیلیگیٹ بھیجنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۰ جنوری کی خبر ہے کہ بحری طوفان ایک سٹیمر کو دھکیل کر کنارے پر پھینک گیا ہے۔

جرمنی میں کاغذی روپیہ کی اشاعت نے حد کر دی ہے ایک ہفتہ میں ۹۸۶۰۰۰۰۰۰ مارکس کے نوٹس شائع ہوئے ہیں۔

کل کاغذی روپیہ جو جرمنی میں دورے پر ہے اس کا شمار ۱۲۲۰۰۰۰۰۰۰۰ مارکس ہیں۔

روم ۲۲ جنوری کی خبر ہے کہ آج لیٹ پوپ کا جنازہ ہو گیا۔

روم ۰ جنوری کی خبر ہے کہ نئے پوپ کے انتخاب کے سرگرم تیاریاں ہو رہی ہیں۔

جینوا ۲۵ جنوری کی خبر ہے کہ کال سے روسی لوگوں کی تباہی ہو رہی ہے۔ اب تک روک تھام نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۵ جنوری کی خبر ہے کہ آسٹریا میں ہنڈیوں کے نرخ کے گھاٹے سے سخت پریشانی پھیل رہی ہے فساد کا سخت اندیشہ ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری کی خبر ہے کہ جرمنی کو تاوان جنگ کی قسط ادا کرنی ہی پڑیگی کوئی مہلت نہیں مل سکتی۔

لنڈن ۲۷ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں گوشت کی تجارت میں سٹرائک ہونے والی ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری کی خبر ہے کہ ایک لیڈی جو ریشٹاگ (پارلیمنٹ) کی میمبر تھی انتقال کر گئی ہیں۔

ماسکو ۲۸ جنوری کی خبر ہے کہ جینوا کی اقوام کی لیگ میں روسی بھی شامل ہونے کو جاتے ہیں مسٹر لینن انکا سر ہوگا۔

لنڈن ۳۱ جنوری کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ یونان قسطنطین تخت سے نہیں اتارا گیا وہ ابھی تک پسند عام ہے۔

برلن ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ ڈاکٹر جو بورٹ کے ہمراہ ہیڈنگ میں جولائی ۱۶ ۱۹۲۱ء کے روز

چار سال قید کی سزا کر بیٹھا تھا وہ جیلخانہ سے غائب ہوگیا ہے۔ جرمنی گورنمنٹ نے اُس کی گرفتاری کے لئے پچاس ہزار مارکس انعام رکھے ہیں۔ ملزمان جنگ میں سے تھا۔

**لنڈن** ۳۱ جنوری کی خبر ہے کہ ڈاکٹر نینسن نے کوئنس ہال میں روسی کال فنڈ میں مدد کرنے کے لئے نہایت پرجوش لیکچر دیا۔ آرچ بشپ آف یارک بھی ہمدرد ہو گئے ہیں۔ نتیجہ ہنوز نا معلوم ہے۔

**مونٹے ویڈیو** ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ سر شیکلٹن جنوبی قطب کا جوئندہ انتقال فرما گیا۔

## امریکہ

**واشنگٹن** ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں طوفان سے ایک سینما کی چھت اُڑ گئی۔ اس وقت عمارت لوگوں سے اٹی ہوئی تھی۔ بجلی نے لوگوں کو زیادہ نقصان پہنچایا۔

کل ۱۱۲ آدمی مرے اور ۱۴۰ زخمی ہوئے۔ ان میں سے ۱۴ زیادہ زخمی ہیں۔

## زمین سال میں ایک فٹ شمال کی طرف بڑھ رہی ہے۔

امریکن اسٹرانیکل سوسائٹی کی سالانہ کانفرنس میں بروز جمعہ مسٹر والٹر ہیبرٹ مشہور مہندس نے ظاہر کیا ہے کہ زمین سال میں ایک فٹ شمال کی طرف بڑھتی رہتی ہے۔ کمیٹی سے تمام منجموں نے اسبات کو شبہ کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔

## افریقہ

**جوہانسبرگ** ۱۹ جنوری کی خبر ہے کہ سٹرائکرس

سکا جھگڑا وہاں سد مصر جانے پر ہے۔

**قاہرہ** ۲۴ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں پر بھی عدم تعاون کی تحریک جاری ہونے لگی ہے۔ مگر تمام لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

**جوہانسبرگ** ۲۳ جنوری کی خبر ہے کہ سٹرائک جاری ہے۔ قوم پرستوں کا پختہ ارادہ جنرل سمٹس کی گورنمنٹ کو شکست دینے کا ہے۔

**جوہانسبرگ** ۲۲ جنوری کی خبر ہے کہ سٹرائک جاری ہے۔

**لنڈن** ۲۶ جنوری کی خبر ہے کہ قاہرہ میں ہندوستانی وارنٹ افسر گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ شفا خانہ میں اس کی حالت نازک ہے ملزم کا پتہ نہیں

**قاہرہ** ۲۶ جنوری کی خبر ہے کہ جب عدم تعاون کے لیڈر گرفتار کئے گئے تو کوئی شور و غل نہیں ہوا۔ ماہ دسمبر میں ایک سو آٹھ شخص پکڑے گئے۔ جن میں سے ۹۵ شخصوں کو دو ماہ کی قید کی سزا ملی۔

**جوہانسبرگ** ۲۰ جنوری کی خبر ہے کہ کانکنوں میں اور سرمایہ داروں میں فیصلہ کی کوئی امید نہیں ہے۔ حالت خراب ہے۔ تمام سٹرائکر برخاست کر دیئے گئے ہیں۔

**لنڈن** ۲۹ جنوری کی خبر ہے کہ مصر میں برطانیہ کی حکمت عمل تبدیل ہوگئی ہے۔ لارڈ النبی کو بلا لیا گیا ہے۔

تمام لیڈروں کو آزاد کر دیا گیا ہے۔ الحاق مصر کا خاتمہ کرنے کو گورنمنٹ تیار ہے۔ اگر مصر گورنمنٹ کو اسبات کا پورا پورا یقین دلا دے کہ مصر نہر سویز آمد و رفت کے تمام راستے محفوظ رکھیگی۔ غیر اقوام کے موجودہ حقوق کی نگرانی کریگی۔ اور مصر کو اندرونی اور بیرونی حملوں سے محفوظ رکھیگی

## دریافت طلب

میں نے سنا ہے کہ ضلع ملتان میں کچھ ہندوستانی مسیحیوں کو زمین مل رہی یا ملنے والی ہے۔ اگر اس خبر کی کچھ حقیقت ہے تو کیا کوئی صاحب مفصل حالات سے آگاہی بذریعہ نور افشاں بخشیں گے؟ یعنی کہ کس شرائط پر زمین ملتی ہے اور کس کو درخواست آنی چاہیئے۔

ایسا ہی علاقہ پاکپٹن کی بابت سنا گیا ہے۔ اس کی بابت بھی کوئی صاحب روشنی ڈالیں تو نوازش ہوگی۔

نامہ نگار از انبالہ چھاؤنی

## معزز خریداران نورافشاں

ہم ان سب صاحبان کے شکرگزار ہیں جنہوں نے ہماری پچھلی درخواست پر ہی نورافشاں کیلئے اپنا سالانہ چندہ منی آرڈر اور وی پی کے ذریعہ دفتر میں بھیجدیا۔ باقی جن صاحبان نے اپنا سالانہ چندہ منی آرڈر کے ذریعہ ارسال نہیں فرمایا اُن کی بابت ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ وی پی پسند کرتے ہیں اس لئے ہم اُن صاحبان کو اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۷ فروری کا پرچہ نمبر ۳ سے ۴۰۰ تک وی پی ہوگا۔ قس علیٰ ہذا القیاس۔ امید ہے کہ جملہ صاحبان وی پی منظور فرما کر ہماری ہمت افزائی فرمائینگے۔

مینیجر نورافشاں

(صفحہ ۲ سے آگے کا مضمون)

۱- ہندوستانی مسیحی زندگی کے ہر صیغہ میں حقیقی سودیشی روح نمایاں ہونی چاہیئے۔ جس سے ملک کی تمام خود رو دستکاریوں کو تقویت حاصل ہوگی۔

۲- اپنی اس سودیشی روح کے اظہار کے لئے لازم ہے کہ ہم فوراً ہندوستان کا تیار کردہ کپڑا پہننا شروع کردیں۔

۳- یہ کانفرنس صلاح دیتی ہے کہ اس کے متعلق تمام صوبجات کی انجمنیں اپنی اپنی لوکل انجمنوں کے ذریعہ ہندوستانی مسیحیوں میں سودیشی روح قائم کرنے کی حتی المقدور ہر طرح سے جدوجہد کریں اور اپنی ہدایات کو جس قدر جلد ہوسکے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔

۶- اس کانفرنس کی رائے میں وقت آگیا ہے کہ اس ملک کی خواتین کو زیر ریفارم ایکٹ رائے دینے کا ویسا ہی استحقاق دیا جائے جیسا کہ مردوں کو ہے۔

۷- اس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ ملک کی خدمت کے کام کے لئے موجودہ زمانہ کے پیچیدہ سوالات کا صحیح علم رکھنا اور اس علم کو ترقی دینا ضروری ہے۔ تجویز ہوا کہ

(ا) آل انڈیا کرسچن کانفرنس تین سو روپیہ کی رقم کے چھ سالانہ انعام دیا کریگی۔ اُن ہندوستانی مسیحی نوجوان مردوں اور عورتوں کو جو ضروری ملکی سوالات پر بہترین مضامین تحریر کرینگے۔

(ب) اس تجویز پر عملدرآمد کرنے کے لئے نمائندوں کا ایک بورڈ قائم کیا جائے۔

(ج) ہندوستانی مسیحی لیڈروں سے درخواست کی جائے کہ وہ ان انعامات کے لئے چندہ دیں۔

نوٹ۔ اس پوری رقم کے ادا کرنے کے وعدے اسی وقت کئے گئے۔

۸- تجویز ہوا کہ یہ کانفرنس ان کوششوں کی قدر کرتی ہے جو گورنمنٹ نے ملک میں حرفت کی ترقی کے لئے کی ہیں۔ مگر باوجود اس کے محسوس کرتی ہے کہ جو تدابیر اب تک کی گئی ہیں وہ موجودہ نازک اقتصادی حالت کے مقابلہ میں افسوسناک طور پر ناکافی ہیں اور اپنے پختہ یقین کا اظہار کرتی ہے کہ ہندوستان کی اس حرفتی کمی کے علاج کے لئے ضرور ہے کہ

۱- اس ملک کے طلبا کو حرفت اور دستکاری کی تعلیم دینے کی خاطر ان تجاویز کو جو سرکاری کاغذات میں پائی جاتی ہیں اور ہندوستان کے ماہران سیاست مدن نے پیش کی ہیں عمل میں لانے کی خاص کوشش کی جائے۔

۲- ہندوستان کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں صنعت و حرفت کا صیغہ قائم کیا جائے۔ تاکہ حرفت اور دستکاریوں کے موجودہ تعلیمی انتظام کو زیادہ ترقی دی جائے۔

۳- بعض اشیاء پر اُس تمام ترجیحی اور ناراست شرح محصول یا کرایہ کو جو غیر ممالک کی تجارت کو فروغ دینے اور ملکی تجارت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے عاید کیا گیا ہے موقوف کیا جائے۔

۴- مدارس مشن کے منتظموں سے درخواست کی جائے کہ وہ تمام طلبا کی دماغی لیاقت کا صحیح اندازہ کرکے اُن طلبا کو جو کتابی تعلیم کے قابل نہ ہوں کسی حرفت یا دستکاری کے مدرسہ میں داخل کردیا کریں اور وہ جس کام کے لائق ہوں اُن کو اسی پر لگایا جاوے۔

۹- چونکہ اب تک اس کانفرنس کے متعلق ایسوسی ایشنیں زیادہ تر بڑے بڑے شہروں میں قائم ہوئی ہیں اور چونکہ یہ انتظام ہرگز موجودہ ضروریات کے مناسب حال نہیں۔ تجویز ہوا کہ

۱- متعلقہ ایسوسی ایشنوں کو بڑے زور سے ہدایت کی جائے کہ ہر ایک صوبہ کے بڑے بڑے مسیحی مرکزوں میں فوراً انڈین کرسچن ایسوسی ایشن قائم کریں یا قائم کرنے میں امداد دیں۔

۲- متعلقہ ایسوسی ایشنوں کو ہدایت کی جائے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی پروونشل کانفرنسوں کا سالانہ اجلاس ہوا کرے تاکہ تمام ملکی معاملات پر خاطر خواہ بحث ہوسکے۔

۱۰- یہ کانفرنس منشیات کی نسبت قطعی ممانعت کی قرارداد کا جو ۱۹۱۹ء میں کٹک کی کانفرنس میں منظور ہوئی تھی۔ اعادہ کرتی ہے یعنے پرہیزگاری کے متعلق موجودہ عالمگیر دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ہندوستان میں منشیات کے خلاف بڑھتی پبلک رائے کے لحاظ سے یہ کانفرنس گورنمنٹ ہند سے بڑے زور سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ملک میں ہر قسم کی شراب کی درآمد کشید اور فروخت بند کی جائے۔ سوائے اُن اشیا کے جو بطور ادویات ضروری ہیں۔ وہ نیز یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ اس کی اول قسط کم از کم یہ ہو کہ میونسپل حلقوں میں مقامی اختیار کا اصول جاری کیا جائے۔

۱۱- اس کانفرنس کی رائے کہ اصلاحی سکیم کے عملدرآمد سے جو نتیجہ ایک سال میں پیدا ہوا ہے۔ اُس کے لحاظ سے ضرور ہے کہ ہندوستانیوں کو ذمہ وار سوراج فوراً دیا جائے۔ یعنے صوبجات کی گورنمنٹ کو زیادہ کونسلوں کا جواب دہ بنایا جائے اور ایکٹ گورنمنٹ ہند میں ایسی ترمیم کی جائے کہ مرکزی گورنمنٹ میں جواب دہی کا اصول قائم ہو جائے۔

۱۲- تجویز ہوا کہ جو انجمنیں کانفرنس کے متعلق ہیں

اُن کو تاکید کی جائے کہ اپنے نمائندے ہر سال انڈین سوشل کانفرنس میں بھیجا کریں۔

۱۳۔ تجویز ہوا کہ یہ کانفرنس

(ا) ہندوستان کے انجمن اقوام کی کونسل میں خود اختیار مملکتوں کے ہمپایہ قرار دیئے جانے پر خوشی کا اظہار کرتی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہنا چاہتی ہے کہ جنوبی اور مشرقی افریقہ کے ہندوستانی باشندوں کے پایہ اور درجہ کی نسبت جنوبی افریقہ کے نمائندوں نے شاہی کونسل میں جو رویہ اختیار کیا ہے وہ نہایت مایوسی بخش ہے۔

(ب) افریقہ کی مسیحی جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ اپنے رسوخ سے موجودہ جھگڑے کا تسلی بخش تصفیہ کرا دے۔ اور وہ تمام کلیسیائیں جو برطانیہ کی عملداری کی خود اختیار مملکتوں میں ہیں۔ جہاں جہاں اس قسم کی روح پھیل رہی ہو اپنے رسوخ سے کام لیں تاکہ ایسی روح نہ پیدا ہو اور نہ بڑھنے پائے جس کا انجام بربادی بخش ہوگا۔

۱۴۔ (ا) کانفرنس کی متعلقہ ایسوسی ایشنوں اور انفرادی شرکا کی توجہ اس بے چینی کی طرف مائل کی جاتی ہے جو ملک کے مزدوری پیشہ لوگوں میں پائی جاتی ہے اور تاکید کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ کے مشکل معاملات کا بغور مطالعہ کریں اور تمام متنازعین کے درمیان صحیح تعلقات قائم کرنے میں امداد دیں۔

(ب) یہ کانفرنس مندرجہ ذیل امور مزدوروں کی ضروریات کے متعلق پیش کرتی ہے۔

(۱) مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے روزانہ کام کے گھنٹے۔

(۲) شرح مزدوری (۳) رہائش (۴) تعلیم۔

(۵) ضربات کا معاوضہ (۶) حفظان صحت (۷) شراب خوری کی عادت کا انسداد (۸) بڑھاپے کی پنشن اور گزارہ (۹) سرمایہ شترکہ کی انجمنیں اور تجارتی اتحاد۔

۱۵۔ ہندوستانی مسیحیوں کی آل انڈیا کرسچن کانفرنس آگرے کے یونین کالج اور بنگلور کے مسیحی رہائشی ہائی سکول کی کمیٹی کی اُن خدمات کی جو اس نے ان مدارس کے ذریعہ سے کی ہے۔ قدر کرتی ہے۔ یہ کانفرنس ان مدارس کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی پالیسی کو بیش قیمت سمجھتی ہے۔ اُن کی کامیابی کی دل سے خواہاں ہے اور ان کو مسیحی جماعت کی توجہ کے لئے بڑے زور سے پیش کرتی ہے۔

۱۶۔ (ا) یہ کانفرنس بڑے زور سے رائے کا اظہار کرتی ہے کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ حکام ملک فوجی اور بحری معاملات کی نسبت فراخدلی کی پالیسی اختیار کریں تاکہ جس قدر جلد ہو ہندوستان خود اختیار مملکتوں کے ہمپایہ ہو سکے (ب) یہ کانفرنس اکثر ہیں پنجابی پلٹن کے رفتہ رفتہ توڑے جانے کے خلاف بڑے زور سے صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔

(ج) یہ کانفرنس ہندوستانی مسیحیوں کو تاکید کرتی ہے کہ بڑی تعداد میں انڈین ٹیریٹوریل فوج میں بھرتی ہوں اگرچہ امدادی فوج کی نسبت اس میں الاؤنس اور تعلیم کی قابل اعتراض کمی ضرور ہے۔

۱۷۔ ہندوستانی مسیحیوں کی یہ کانفرنس سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کی مالابار کے ہزاروں ہندوؤں مسلمانوں اور مسیحیوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کرنے کی کوششوں میں دلی شراکت کا اظہار کرتی ہے اور تمام ہندوستانی مسیحیوں سے بڑے زور سے سفارش کرتی ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی آل انڈیا کانفرنس کے خزانچی کی معرفت ریلیف فنڈ کے لئے چندہ دیں۔

۱۸۔ قرار پایا کہ لکھنؤ کی انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کی دعوت پر آل انڈیا کانفرنس کا آئندہ سالانہ اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہو۔

۱۹۔ قرار پایا کہ کانفرنس کے صدر، انجمن استقبالیہ کمیٹی کے شرکا رضا کاروں اور ڈاکٹر اور مسز لوکس صاحبہ کا دلی شکریہ ادا کیا جائے۔

---

## غزل

مسیحا مالک ہر دو جہاں ہے
گناہ بخش تمامی عاصیاں ہے

پتہ تیرا چہارم آسماں ہے
مکیں لیکن مقام لامکاں ہے

بسی صورت تیری آنکھوں میں میری
تیرا نام مبارک حرز جاں ہے۔

پرانی قبر سے مُردہ جلایا
تیرے اعجاز کا ادنیٰ نشاں ہے

زباں گونگوں کو دی اندھوں کو آنکھیں
ظہور ذات حق تجھ سے عیاں ہے

تیری وہ زندگی پاکیزہ گذری
نبی ایسا ہوا کوئی کہاں ہے

قیامت میں تیرے دامن کا سایہ
گنہگاروں کے سر کا سائباں ہے

بچایا ہم کو خون اپنا بہا کر
نہیں کوئی بھی تجھ سا مہرباں ہے

کہوں کیا حال میں عصیاں کا اپنے
نہایت درد و غم کی داستاں ہے

ہمیں کیا خوف ہو روز جزا کا
تو ہی جبکہ شفیع عاصیاں ہے

صبا مژدہ سنا دے عاصیوں کو
مسیحا دستگیر بیکساں ہے۔

شفیق پرگنہ کو یاد رکھنا
بلاشک تو شفیع عاصیاں ہے۔

محمد رمضان شفیق [illegible]

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینجر نور افشاں نکلسن روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا

